بسم الله الرحمن الرّحیم　　　نحمده و نصلی علیٰ رسولهِ الکریمؐ　　　وعلیٰ عبده المسیح الموعودؑ

میرے عزیز بھائیو، بہنو اور معزز بزرگو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاۃ۔

سب سے پہلے خاکسار جلسہ سالانہ میں دو تین نہایت اہم نجّی اور ملازمت کے کاموں کی وجہ سے شامل نہ ہونے پر افسوس کر رہا ہے۔خاکسار نے یہ مضمون جو کہ تقریر کی شکل میں آج آپ کے سامنے پڑھا جا رہا ہے اِسی جلسہ سالانہ کے لئے لکھا ہے۔اُمید کرتا ہوں اِس عاجز کی چند گذارشات تمام حاضرین جلسہ اور بعد میں تمام سننے والوں کے لئے کچھ نہ کچھ کام آئیں گی۔اِنشاءاللہ تعالیٰ! اور ہمارے کچھ بہن بھائیوں کے علم میں اضافے کا باعث بھی بنیں گی۔اللہ کرے میری یہ کوشش خدا کے موعود ماموریعنی زکی غلام مسیح الزماں کو پہچاننے میں آپکی معاون ثابت ہو آمین ثم آمین۔۔۔میری تقریر کا عنوان ہے۔۔۔

﴾دینِ مصطفیٰؐ کے ساتھ مجددین اور مرسلین کا دائمی وعدہ اور ہماری ذمہ داریاں﴿

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:۱۰) یعنی بیشک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کریں گے۔خدا اپنی کتابوں اور تعلیمات کی حفاظت کیسے کرتا رہا ہے اور ایسا کیوں ضروری تھا اور اب بھی کیوں ضروری ہے؟اس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔پہلے وہ سوالات جو اِس سلسلے میں لوگوں کے ذہنوں میں آتے ہیں اُن کی طرف چلتے ہیں۔یہاں ہمارے بہن بھائیوں کے ذہنوں میں کئی سوال پیدا ہو سکتے ہیں بلکہ میرا تجربہ ہے کہ یہ سوال پیدا ہو چکے ہیں یا کہنا چاہئے کہ جن جن کے ساتھ میں بیٹھا ہوں اُن کے ذہنوں میں یہ سوال ضرور اُبھرے ہیں۔

(سوال نمبر۱) خدا تعالیٰ تو ہر کام پر قادر ہے اُسے کسی انسان کو چُن کر اپنے کلامِ پاک کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے؟

(سوال نمبر۲) کئی لوگوں کو تو قرآنِ مجید زبانی یاد ہے اور اُسکے علاوہ لکھا ہوا کتاب کی شکل میں بھی موجود ہے اور علاوہ ازیں آنحضرتؐ اور خلفائے راشدینؓ نے قرآن کو اس قدر لوگوں کے دلوں میں زندہ کر دیا تھا کہ اب اِس کی حفاظت کا سوچنا محض ایک غلط یا بے سود خیال نظر آتا ہے۔کیونکہ یہ لفظ بلفظ ہمارے پاس موجود ہے؟

(سوال نمبر۳) جو کہ اکثر ذہنوں میں پیدا ہوتا ہوا دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ جب قرآن اپنی خالص حالت میں موجود ہے اور اِس کے علاوہ شریعت کے تمام احکامات ہمارے پاس موجود ہیں تو اب ہمیں کسی مجدّد، مامور، محدث یا رسول یا نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ علماء، مربیان اور جماعت میں انتخابی خلیفے ہی قرآن اور شریعت کی حفاظت کے لئے کافی ہیں۔اور ویسے بھی انتخابی خلفاء قیامت تک رہیں گے۔ اِس لئے اب کوئی مجدّد یا مرسل نہیں آ سکتا۔یہ غلط فہمی بھی اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے احمدی بہن بھائی یہ بھی دلیل یا کہنا چاہئے کہ یہ بھی بہانہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت مہدی و مسیحؑ تو اِس قدر دینِ اسلام کی خدمت کر چکے ہیں تحریر اور تقریر کی شکل میں کہ اب ہم اِس آنے والے مجدّد یعنی حضرت عبدالغفار ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو مان کر کیا

حاصل کریں گے یا یہ کہہ دیتے ہیں کہ اب اِس آنیوالے نے آ کر کیا کرنا ہے؟ ہمارے پاس علماء، مربیان، عہدیداران اور خلیفہ صاحب موجود ہیں۔مضمون کو آگے بڑھانے سے پہلے خاکسار اپنے اِن بہن بھائیوں اور احبابِ جماعت کے اِن سوالوں کے کچھ جواب فراہم کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں جو غلط عقائد پچھلے ایک سو سال میں پیدا ہو گئے ہیں یا چند نظامی علماء نے دن رات ایک کر کے سادہ لوح احمدیوں کے عقائد کو اسلام اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ایمان یا عقائد سے کوسوں دور کر دیا ہے اِس کا رستہ کسی حد تک صاف ہو اور آپکے سامنے اصل حقائق اپنی خالص اور اصل حالت میں ظاہر ہوں تاکہ آپ اِن حقائق کو خود سن کر یا خود پڑھ کر (جو کہ ہم میں سے اکثر نہیں کرتے) اِن پر غور فکر کرنے کے قابل ہو سکیں۔اور آپ سب اِن عقائد میں ایک سو سال قبل جہاں حضرت مہدیؑ نے ہمیں چھوڑا تھا اس جگہ سے دوبارہ حقیقی اور اصل اسلام احمدیت کو اپنے اپنے دامنوں میں لے کر وہ سفر جو آج سے تقریباً پندرہ سو سال قبل حضرت محمّدِ عربیؐ نے مکّہ کی وادیوں سے شروع کیا تھا اور پھر خدا تعالیٰ مختلف مجدّدین اور مرسلین کے ذریعہ سے اِس سفر کو جاری رکھے ہوئے اپنے زندہ دین کو حضرت مہدیؑ تک لے آیا۔خدا کرے کہ آپ سب اِس سفر میں کامیاب و کامران ہوں اور خدا کی منشاء کے مطابق اپنی اپنی زندگیوں میں اِس سفر کی منزل مقصود پا جائیں۔اور دعا ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں بھی اِسی طرح کامیاب و کامران ہوں جیسے خدا اور اُس کے رسولؐ نے چاہا تھا۔آمین ثم آمین

اِس سے پہلے کہ خاکسار اپنے انتہائی قابلِ احترام حاضرینِ جلسہ کے سامنے درجِ بالا سوالوں کے جواب پیش کرے تاکہ مجددین اور مرسلین کا جو وعدہ اِس امتِ محمدیہ سے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے خدا تعالیٰ نے دے رکھا ہے اِس کی ظاہری ضرورت اور افادیّت آپ سب کے سامنے کھل کر آ سکے خاکسار حضرت مہدی و مسیحؑ کے دو مختصر تحریری حوالے آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہے تاکہ آپ سب پر حضورؑ کا مقام اور مرتبہ دوبارہ ذہنوں میں جاگزیں ہو جائے اور آپ سب کی یاددہانی ہو جائے کہ حضورؑ کو بزرگ و برتر ربّ العالمین نے قرآن کا علم اور فہم کس حد تک عطا فرمایا تھا۔حضورؑ فرماتے ہیں:

﴿ مجھے خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک رُوح پر غلبہ دیا گیا ہے اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسے کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار انھیں بلایا تو خدا اِس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا۔سو فہمِ قرآن جو مجھے عطا کیا گیا ہے یہ اللہ جلّ شانہٗ کا ایک نشان ہے۔﴾ (سراج منیر۔روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۴۱)

ایک دوسری جگہ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔۔۔﴿ میں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حَکم ہوں ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حَکم ہوں۔﴾ (ضرورت الامام۔روحانی خزائن جلد صفحہ ۴۹۵)

خاکسار آپ سب سے یہ درخواست کرتا ہے کہ حضورؑ کے یہ دونوں حوالے جو میں نے آپکے سامنے پڑھے ہیں انھیں ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے ذہنوں میں محفوظ کر لیں۔اور یاد رکھیں کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو اِس زمانہ میں حضورؑ سے بڑھ کر قرآن کا فہم نہیں رکھتا اِس لئے آپ کو ماننا پڑے گا کہ حضورؑ اگر کسی اَمر کو قرآن سے منسوب کرتے ہیں تو یہ قطعی طور پر نہ صرف درست ہے بلکہ اُسے کوئی چیلنج بھی

نہیں کرسکتا۔صرف شرط اتنی ہے کہ آپ بھی حضورؑ کو جس طرح خدا تعالیٰ نے آپکو حَکم اور عدل کہا ہے ماننے والے ہوں۔صرف زبان سے اقرار کرنے والے نہ ہوں بلکہ دل سے اِس پر یقینِ کامل رکھنے والے ہوں۔میں یقین رکھتا ہوں آپ سب بھی اِس عاجز کی طرح اِس امر پر یقینِ کامل رکھتے ہیں کہ حضورؑ اِس زمانہ کے حکم اور عدل ہیں۔اب میں افرادِ جماعت کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوال جنہیں میں اوپر درج کر آیا ہوں اور جو دورِ حاضر میں ظاہر ہونے والے موعود زکی غلام اور مجدد صدی پانزدہم اور آئندہ آنے والے خدا کے مجددین اور مرسلین پر ایمان لانے میں آپ میں سے اکثر کے لئے رکاوٹ بنے بیٹھے ہیں اِن سوالوں کو ایک ایک کرکے ایڈریس کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔تاکہ اصل معاملہ کھل کر سامنے آئے اور خدا کے دائمی وعدہ کی وجہ اور ضرورت اور پھر ہماری ذمہ داریاں ہمیں یاد آسکیں تاکہ ہم اپنی اِن ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے مومن بن سکیں۔سب سے پہلے جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا ہر کام پر قادر ہے اُسے کسی انسان کو چن کر اپنے کلام اور دین کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے؟ ایسے احباب کو میں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا نظام اور یہ کائنات کا سارا کارخانہ اُس کی کبھی نہ تبدیل ہونے والی سنت کے ماتحت چل رہا ہے۔جو کہ وہ کبھی تبدیل نہیں کرتا۔خدا قرآن میں فرماتا ہے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیلًا۔ (سورة فتح آیت ۲۴)

اسی طرح خدا نے بارہا دفعہ قرآن مجید میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ میں کبھی اپنی سنت تبدیل نہیں کرتا۔خدا تعالیٰ ازل سے لے کر اپنے بندوں یا قوموں کی اصلاح اور اپنے نازل کیے ہوئے کلام زبور، تورات، انجیل اور قرآن کی حفاظت کے لئے اپنے اپنے وقتوں میں اپنے چنے ہوئے مرسل بھیجتا رہا ہے۔آخر کیوں؟ کیونکہ یہ خدا کی سنت ہے۔جس طرح کسی نے آج تک سورج مغرب سے طلوع ہوتے نہیں دیکھا کیونکہ یہ خدا کی سنت کے خلاف ہے اسی طرح خدا نے ہماری اصلاح کے لئے اور اپنے کلام کی حفاظت کے لئے جو کہ اُس قادر خدا نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اِس دنیا میں اپنے مرسلین، مجددین، محدثین یا رسولوں کی شکل میں بھیجنے کا وعدہ اپنے پیارے نبیؐ سے اور اپنے کلامِ پاک میں کر رکھا ہے۔یہ عاجز یہاں قرآن کریم سے دس کے قریب آیات بیان کرسکتا ہے۔مگر وقت اس کا ساتھ نہیں دے رہا۔تقریر کے طویل ہونے کے ڈر سے صرف تین آیاتِ کریمہ ترجمہ کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

(۱) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ.

(آل عمران آیت۔۱۸۰) ترجمہ۔ممکن نہ تھا کہ جس حالت پر تم ہو اللہ اس پر جب تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے علیحدہ نہ کر دیتا مومنوں کو چھوڑ دیتا۔اور اللہ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کرسکتا تھا۔ہاں! اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کروگے تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔

(۲) يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ لا فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

(الاعراف آیت۔۳۶)

اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو کسی قسم کا خوف نہ ہوگا، اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

(۳) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ج وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا. (النساء آیت ۷۰)

اور جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدّیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اِن تینوں آیاتِ کریمہ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہم سب کے سامنے کھل کر آ جاتا ہے کہ خدا جب تک اِس زمین میں انسان موجود ہے الہام دے کر اپنے مرسلین بھیجتا چلا جائے گا۔ اور جسے بھی چاہے مامور کرتا رہے گا۔ اِس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

﴿ یہ لوگ آنحضرتؐ کی تکذیب کرتے ہیں کہ اِس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ ﴾ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۱)

ایک اور جگہ حضورؑ فرماتے ہیں: ۔۔۔ ﴿ پس جب کہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کیا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کیلئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور اُس کے قدیم قانون کو توڑ سکو گے۔ ﴾ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۷)

اسی طرح حضرت مہدیؑ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

﴿ اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اِس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ ﴾ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

اب یہ الفاظ کسی خشک ملّاں یا فلاسفر کے نہیں یہ الفاظ اُس موعود مہدیؑ کے ہیں جنہیں قادر خدا نے اِس زمانہ کا حکم اور عدل بھی بنایا تھا۔ اور ہم سب اِس پر ایمان لا چکے ہیں۔ کم از کم یہ عاجز تو اِس پر دل و جان سے ایمان لا چکا ہے۔ جیسے میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ بعض لوگ اپنی کم علمی یا کم فہمی سے کہہ دیتے ہیں کہ قرآن تو لوگوں کو زبانی یاد ہے اور پھر کتاب کی شکل میں ہر گھر میں موجود ہے اور علماء اور خلفاء نے اِس قدر اِس کو زندہ کر رکھا ہے کہ اور کوئی اِس سے بڑھ کر کیا کرے گا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن اور شرعی احکامات ہمارے پاس کم و بیش چودہ سو سال سے موجود ہیں مگر پھر بھی امت ان پر متفق نہیں ہر طرح سے کوتاہیاں اور سستیاں ہم میں پائی جاتی ہیں۔ کیا اِن سب مسائل اور اختلافات جو کہ زمینی لوگوں یعنی علماء اور انسانوں کے چُنے ہوئے خلفاء سے حل نہ ہونے کی صورت میں آسمانی الہام یافتہ اور آسمانی تعلیم یافتہ مامور من اللہ کی ضرورت نہیں پڑتی؟ یقیناً پڑتی ہے اور پڑتی رہے گی۔ اِس سلسلہ میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

﴿ہر صدی کے سر پر اِس قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ اِلیٰ اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے۔اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی بلکہ بقول آپکے قرآنِ کریم اور علماءِ دین کافی تھے تو پھر نبی کریمؐ پر اعتراض آتا ہے۔حج کرنے والے حج کو جاتے ہیں۔زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔روزے بھی رکھتے ہیں۔پھر بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر سو برس کے بعد مجدّد آئے گا۔مخالفین بھی اِس بات کے قائل ہیں۔﴾

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۲)

اب اُن لوگوں کو جو سمجھتے ہیں کہ علماء، مربیان یا خلیفہ صاحب دین کی تجدید اور شریعت کو قائم رکھنے کیلئے کافی ہیں میری یہ درخواست ہے کہ حضور کی درج بالا تحریر کو غور سے پڑھیں آپ کو یقین ہو جائے گا کہ یہ کام کسی حد تک تو علماء کر سکتے ہیں مگر جس رنگ میں خدا کا مرسل کرتا ہے اور کسی کے بس کا کام نہیں کہ اِس کا مقابلہ کر سکے۔اگلا سوال یا بہانا اکثر احمدی یہ کرتے ہیں کہ جناب خدمتِ دین اور تجدید دین تو حضرت مہدیؑ مکمل طور پر کر چکے ہیں اب ہم عبد الغفار صاحب کو مان کر کیا حاصل کریں گے۔اور اب کسی آنے والے نے آ کر کیا کرنا ہے؟

یہ عاجز اِن بہن بھائیوں سے یہ پوچھتا ہے کہ کیا ہم سب (اور یاد رکھیں اِس میں میں بھی شامل ہوں) اُسی طرح کے پرہیزگار اور متقی لوگ ہیں جیسے آنحضرتؐ چھوڑ کر گئے تھے۔کیا دین کے تمام احکامات اور قرآنی تعلیم اور روشنی نے مکمل طور پر ہم سب کو منور کر رکھا ہے؟ یا یہ بتائیں کہ آج ہم حضرت مہدیؑ کے احکامات پر مکمل طور پر عمل کر رہے ہیں۔کیا وہ لوگ جو حضورؑ نے چھوڑے تھے اور جن کی مثالیں سادگی میں، خدا پرستی میں اور تقویٰ میں ہر تقریر میں آپ کو سننے میں آ رہی ہیں۔کیا ہم بھی اُن کی طرح زندگیاں گزار رہے ہیں۔کیا ہم نے بھی جھوٹ ،بددیانتی اور شیطان سے مکمل نجات پا لی ہے۔کیا ہماری اولادیں کامل طور پر یا اِن میں سے اکثریت خدا کو پا چکی ہیں۔

یقین مانیں اِن میں سے اکثر بلکہ تقریباً تمام سوالوں کے جواب آپ کو نفی میں ملیں گے۔خود سے پوچھ لیں۔ایک عرصہ تک جماعتی شعبہ جات میں اِس عاجز کو کام کرنے کا موقعہ ملا ہے اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر جماعت میں باقاعدہ قرآنِ کریم پڑھانے کا بھی انتظام نہیں۔امور عامہ ڈیپارٹمنٹ اِس طرح کے مقدمات سے بھرا پڑا ہوتا ہے کہ ایک تھوڑا سا بھی خوفِ خدا دل میں رکھنے والا کانپ جاتا ہے کہ کیا یہ وہی جماعت ہے جو حقیقی اسلام کو پیش کر رہی ہے۔شہروں میں اکثر جماعتی مسجدیں بند پڑی ہوتی ہیں محض جمعہ کی خاطر یا پھر ہفتہ میں ایک دو میٹنگز کے لئے کھولی جاتی ہیں۔مسجدوں کے امام یہ کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ کیا اب مجدد دین ڈگڈگی بجانے آئیں گے۔ کام تو ہم کر رہے ہیں۔اور اِن علماء کے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بعض مسکرا رہے تھے جبکہ اُن کے لئے یہ رونے کا مقام تھا۔ خاکسار اِس کا چشم دید گواہ ہے۔رشتہ داروں کی آپس میں اکثر نفرت اور جھگڑے چل رہے ہیں۔ایک دوسرے کی مدد کرنا تو دور کی بات ہے کئی احمدی دوسرے احمدی سے قرض لے کر واپس نہیں کر رہے۔بہر حال تمام افرادِ جماعت تو ایسے نہیں ہیں مگر یہ اوپر درج چند حقائق آپکے غور و فکر کیلئے درج کیے ہیں۔اب آپ سے درخواست ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ کیا اب بھی کسی آسمانی مرسل یا مجدد کی ضرورت نہیں جو اس جماعت کو اِن بیماریوں سے نجات دلائے اور پھر سے اِن میں وہ روح پُھونکے جو حضرت مہدیؑ نے سو سال قبل پھونکی تھی۔اب خاکسار اپنی تقریر کے عنوان کے دوسرے حصّہ کی طرف آتا ہے یعنی اس سلسلہ میں ہماری ذمہ داریاں۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۸۲ فَمَنْ تَوَلّٰی

بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ. (ال عمران آیات۔۸۲/۸۳)

ترجمہ۔اور جب اللہ نے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دُوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میری ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا، ہاں ہم اقرار کرتے ہیں، فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔اب جو اس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہونگے۔

اِن آیتِ کریمہ میں اللہ جلّ شانہٗ مومنوں سے ایک ایسا پختہ عہد لیتا ہے کہ جب بھی میں کوئی اپنا نمائندہ رسول یا کسی اور نام سے بھیجوں خواہ محدث یا مجدد ہی ہو تم نہ صرف اسے مان لینا بلکہ اُسکی مدد بھی کرنا۔اب مدد کئی طرح سے ہوسکتی ہے۔مال سے وقت سے تبلیغ سے وغیرہ۔یہ تمام مدد کی قسمیں ہوسکتی ہیں۔یاد رکھیں اگر تمام لوگ آنخضرتؐ یا حضرت مہدیؑ کو صرف مان لیتے مگر کسی طرح سے بھی مدد نہ کرتے اور خاموشی سے اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے تو اسلام کی ترقی اور اسلام کا پھیلنا ممکن نہ تھا یا انتہائی مشکل کام تھا۔اِس لئے ان آیاتِ کریمہ میں جو دو بڑی باتیں بیان کی گئی ہیں۔اِن دونوں کو سمجھنا اور پھر ان پر عمل کرنا اَشد ضروری ہے۔اب بعض کم فہم لوگ مجھے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ آیات تو رسول کے بارے میں ہیں نہ کہ مجدد کے بارے میں۔میرا ان لوگوں کو جواب ہے کہ حضورؑ جو حکم وعدل ہیں فرماتے ہیں:۔

﴿اے نادانوں! بھلا بتاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اِس کو عربی میں مرسل یا رسول ہی کہیں گے یا اور کچھ کہیں گے۔مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اِس جگہ حقیقی معنی مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مرسل ہی ہوتا ہے۔﴾ (سراج منیر۔روحانی خزائن جلد۱۲صفحہ۵)

اب ان لوگوں کو جو اس عاجز کے ساتھ دن رات جنگ ای میلوں پر اور آمنے سامنے کر رہے تھے حضورؑ کا اقتباس بار بار پڑھنا چاہئے۔ میرے یہ ناسمجھ دوست مجھے کہہ کر رہے تھے کہ میں غفار صاحب کو میسنجر (Messenger) یعنی رسول بنا رہا ہوں۔اے عزیزو یہ تمام مجددین خدا کے مامور ہی تو ہوتے ہیں اور مامورین کو مرسل کہنا کونسا گناہ ہے۔اگر حضورؑ نے مرسل کہا ہے تو ہمیں کہنے میں کیا مسئلہ درپیش ہے۔اسی طرح قرآن کی درج بالا دونوں آیات بھی حضورؑ کی تحریر کی تصدیق کر رہی ہیں۔

اس معاملہ میں ایک اور بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حضورؑ نے حضرت موسیٰؑ کے سلسلہ کے تمام نبیوں اور رسولوں کو موسوی مجدد کہہ کر پکارا ہے۔اگر حضرت موسیٰ کے مجددین کو خدا نے رسولوں کا مقام بخشا تھا تو اب کیا ہم نبیوں کے سردار حضرت محمدؐ کے سلسلہ میں آنے والے مجددین کو مرسل یعنی خدا کے رسول کہتے ہوئے کیوں شرما رہے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو خدا کا مامور ہوگا وہ خدا کا رسول ہی تو ہوگا۔مگر لوگ فوراً اُسے آنخضرتؐ کے آخری نبی ہونے پر حملہ خیال کر لیتے ہیں۔دراصل یہ مجدد یا مرسل اُس نبیوں کے سردار کے غلام اور خادم ہیں جو

شریعتِ محمدی کے نور کو پھیلانے اور سنوارنے میں مددگار رہیں نہ کہ اُسکی خاتمیت کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں۔ خدا جانتا ہے ابھی اور کتنے رسول اور نبی آئیں گے۔ بہر حال خدا ہر بات پر قادر ہے۔ حضرات! خاکسار اپنے مضمون کی طرف واپس آتا ہے۔ جیسے کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ تمام مومنین نے خدا سے پختہ عہد کر رکھا ہے اور پھر خدا نے اِس عہد میں فرمایا کہ میں بھی گواہ ہوں اور تم سب بھی گواہ رہنا اِسکے بعد جو عہد توڑتا ہے وہ فاسق کہلائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا کیساتھ کیا ہوا عہد یعنی ہم تمہارے ہر مرسل کو نہ صرف مانیں گے بلکہ اُسکی مدد بھی کریں گے ہماری سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری ہے۔ کیونکہ خدا کیساتھ عہد کر کے توڑنے والے کا انجام کیا ہوگا۔ اِس سلسلہ میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ماشاء اللہ آپ سب لوگ باشعور ہیں۔ اور خدا کی نافرمانی کی سزا سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ اِس سلسلہ میں یعنی اِسی مضمون کے بارے میں حضرت مہدیؑ فرماتے ہیں۔

﴿یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ مجددین پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے۔﴾ (شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۴)

سوائے میرے عزیز و اور انتہائی قابل احترام حاضرینِ جلسہ ہمیشہ کی طرح حضورؑ پھر قرآن کی نصیحت بیان کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو یہ معرفت کا نکتہ سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ اللہ جلّہ شانہٗ آپ سب کو اپنے موعود غلامِ مسیح الزماں کیساتھ مل کر خدمت دین کا موقعہ دے۔ آمین۔ اور تمام لوگوں کو اِس مسیح ابن مریم جس نے بقول آنحضرتؐ اور بقول حضرت مہدیؑ کے امت محمدیہ کے آخر میں آنا تھا۔ اِس موعود مجدد کو شناخت کرنے اور پھر اِسکے انصار میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔ اور وہ لوگ جو اِس زکی غلام مسیح الزماں کا رستہ روکنے کی کوشش میں دن رات مصروف ہیں اُنھیں اپنی خاص جناب سے ہدایت کی روشنی دے تا وہ بھی دینِ مصطفیٰ کے محافظ بن جائیں اور تمام غلط عقائد کا خاتمہ ہو۔ آمین یا ربّ العالمین! تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح الموعودؑ کی کتب کا مطالعہ کیا کریں۔ آپکو تمام سوالوں کے جواب وہیں سے مل جائیں گے۔ اِسکے علاوہ alghulam.com پر باقائدگی کیساتھ خطبہ جمعہ سنیں اور اِس ویب سائٹ پر مضامین، خبریں اور خطوط وغیرہ کا حصّہ پڑھا کریں یہاں موجود تمام ریسرچ مکمل طور پر حضورؑ کے ایمان اور عقائد کے عین مطابق پائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و مددگار رہو۔ آمین ثم آمین! حضورؑ کے اِس شعر کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ ؎ ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

والسلام

خاکسار

سید مولود احمد۔ Toronto, Canada

☆☆☆☆☆☆